الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم الانبیاء والمرسلین

اللہ
رسول
محمد

قرآن کریم اور ختم نبوت

ماخوذ: ختم نبوت: عقیدہ۔۔۔تاریخ۔۔۔تحریک

ازافادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت،
خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

تفاسیر اور خاتم النبیین
عظیم الشان رسول آخر میں
قرآن ہر چیز کا روشن بیان
دین مکمل اور نبوت تمام ہوگئ
مسلمانوں کا راستہ حق ہے
ختم نبوت اور ائمہ لغت
"مُہر" کا مفہوم
اور مزید بہت کچھ

ایمان کی حفاظت اور فتنۂ انکارِ ختم نبوت سے آگاہی کے لئے اس آسان، سلیس اور عام فہم انداز میں لکھے گئے مختصر کتابچہ کا مطالعہ کیجئے

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.
WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

قرآن کریم اور ختم نبوت

ماخوذ: ختم نبوت عقیدہ۔۔۔تاریخ۔۔۔تحریک

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَھْدَہٗ

قرآن کریم اور ختمِ نبوت

1۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانِ ذی شان ہے،

{مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا}

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے''۔ (الاحزاب: ۴۰، کنز الایمان)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے رسولِ معظم ﷺ کا مبارک نام لے کر ارشاد فرمایا کہ آپ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔ جو کوئی نبی کریم ﷺ کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی کا پیدا ہونا، ممکن مانے، وہ اس آیت کا منکر اور کافر ہے۔

صدرُ الا فاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

''یعنی (حضور ﷺ) آخرُ الانبیاء ہیں کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو اگر چہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہونگے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبۂ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔

حضور ﷺ کا آخرُالانبیاء ہونا قطعی ہے۔نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں، ان سب سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے (یعنی آخری) نبی ہیں۔آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔جو حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر، خارج اَز اسلام ہے''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ آیتِ مبارکہ میں آقا کریم ﷺ کے لیے صفت ''رسول'' بیان ہوئی ہے مگر اس کے بعد آپ ﷺ کے لیے ''خاتم المرسلین'' کی بجائے ''خاتم النبیین'' کے الفاظ ارشاد فرمائے گئے ہیں۔

اس کی حکمت یہ ہے کہ نبی کا لفظ عام ہے اُس ہستی کے لیے جس پر اللہ تعالیٰ وحی فرمائے خواہ اُسے کوئی صحیفہ عطا ہوا یا وہ کسی سابقہ نبی کی شریعت کے تابع لوگوں کی ہدایت کے لیے مامور ہوا ہو۔جبکہ رسول اُس نبی کو کہا جاتا ہے جسے کتاب اور شریعت عطا کی گئی ہو۔گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

اب آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ رسولِ معظم ﷺ سب نبیوں کے آخری ہیں خواہ وہ صاحبِ شریعت نبی ہوں یا کسی نبی کے تابع ہوں یعنی غیر تشریعی نبی ہوں۔پس اس آیت نے ہر قسم کی نبوت کا، خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی، دروازہ بند کر دیا۔

تفاسیر اور {خَاتَمَ النَّبِيِّينَ}:

1۔ صحابیٔ رسول ﷺ، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (م ۶۸ھ) نے فرمایا،

''اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا، پس آپ کے بعد

کوئی نبی نہیں‘‘۔(تفسیر ابن عباس)

2۔ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (م ۳۱۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

’’خاتم النبیین وہ ذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی، پس قیامت تک اب کسی کے لیے کھولا نہ جائے گا‘‘۔(تفسیر ابن جریر)

3۔ امام ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ (م ٦٦٨ھ) فرماتے ہیں،

’’ہر دور میں علماء کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ یہ الفاظ اس بارے میں نص ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا‘‘۔(تفسیر قرطبی)

4۔ علامہ علی بن محمد خازن شافعی رحمہ اللہ (م ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں،

’’اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذاتِ اقدس پر نبوت کو ختم فرما دیا۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور نہ ہی آپ کے زمانے میں‘‘۔(تفسیر خازن)

5۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ (م ۷۷۴ھ) اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں،

’’یہ آیت اس بارے میں نص ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جب نبی کا آنا محال ہے تو کسی رسول کا آنا بطریقِ اولیٰ محال ہے‘‘۔(تفسیر ابن کثیر)

6۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (م ۹۱۱ھ) تفسیر جلالین میں لکھتے ہیں،

’’اللہ تعالیٰ کے علم میں سے یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وہ آپ ہی کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے‘‘۔

7۔ علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (م ۱۲۲۵ھ) فرماتے ہیں،

’’امام عاصم نے لفظ {خَاتَمَ} کو تاء مفتوحہ کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی آخری ہے۔ جبکہ دیگر نے تاء کو مکسور پڑھا ہے جس کا معنی ہے، ختم کرنے والا۔ دونوں کا مفہوم یہی ہے کہ

آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔(تفسیر مظہری)

8۔ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں،

''چونکہ حضورِ اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، یہ اس بات پر دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اولادِ نرینہ بلوغت کو نہ پہنچے گی۔ کیونکہ اگر آپ کا کوئی بیٹا بلوغت کی عمر کو پہنچتا تو اس کا منصب یہ تھا کہ وہ نبی ہوتا، تو اس صورت میں حضور ﷺ آخری نبی نہ رہتے۔

امام احمد، وکیع سے، اور وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ کا بیٹا فوت نہ ہوتا''۔(تفسیر روح المعانی ج ۲۲:۳۲)

ذہن نشین رہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آقا و مولیٰ ﷺ کے تین فرزند قاسم، طیب اور طاہر رضی اللہ عنہم جبکہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور مذکورہ چاروں بیٹے بچپن ہی میں وصال فرما گئے۔

مذکورہ آیت میں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ اگرچہ جسمانی طور پر تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں {لٰکِنْ} لیکن روحانی طور پر تمام امت کے باپ ہیں کیونکہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ بھی فرمانِ الٰہی ہے، {وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ}

''اور اس کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں''۔(الاحزاب:٦)

نبی ﷺ امت پر ایسے شفیق ہیں جیسے باپ اولاد کے لیے شفیق و مہربان ہوتا ہے۔ اگر کسی حقیقی باپ کو علم ہو کہ اس کے بعد اس کی اولاد کے کاموں کی نگہبانی کرنے والا کوئی موجود نہیں تو وہ اپنی اولاد سے متعلقہ ضروری کام نامکمل نہیں چھوڑتا۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کو علم تھا کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اس لیے انہوں نے نہایت شفقت و رحمت سے قرآنی

اصولوں کی مکمل تشریح اپنی سنت کی صورت میں امت کو عطا فرما دی نیز نئے آنے والے فتنوں سے بھی امت کو آگاہ فرما دیا۔

عقیدہ ختمِ نبوت، قرآن میں:

اب مزید چند آیات ملاحظہ فرمائیں جن میں ختم نبوت کے عقیدہ کا بیان ہے۔

2۔ {وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ}

''اور وہ (متقی ہیں جو) کہ ایمان لائیں اُس پر جو (اے محبوب!) تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا''۔(البقرۃ:۴، کنزالایمان)

اس آیتِ مبارکہ میں متقی مسلمانوں کی یہ صفات بیان ہوئیں کہ وہ اُس وحی پر ایمان رکھتے ہیں جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی اور اُس وحی پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہو چکی۔اگر حضور اکرم ﷺ کے بعد بھی کوئی وحی نازل ہونے والی ہوتی تو اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوتا اور پھر یہ بھی ارشاد ہوتا، وَمَا یُنْزَلُ مِنْ بَعْدِکَ۔

یعنی ''جو آپ کے بعد نازل ہوگا''۔ چونکہ ایسا نہیں ہے اس لیے حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی بھی نہیں ہے۔

3۔ {لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْھُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ}

''ہاں جو اُن میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا''۔(النساء:۱۶۲)

4۔ {یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ }

''اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اُتاری اور اُس کتاب پر جو پہلے اُتاری''۔(النساء:۱۳۶)

5۔ {اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ}

''کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اُس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا''۔(النساء:۶۰)

مذکورہ بالا تینوں آیات مبارکہ میں بھی صرف اُس وحی کا ذکر ہے جو آقا ومولیٰ ﷺ پر نازل ہوئی اور اُس وحی کا جو آپ سے پہلے نازل ہوچکی۔ اگر آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو کسی کتاب یا وحی کا نزول ممکن ہوتا، پھر لامحالہ ان آیات میں اُس کا بھی ذکر ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔

6۔ {قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ}

''یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اُتارا گیا ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کی اولاد پر، اور جو عطا کیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء کو اپنے رب کے پاس سے، ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے، اور ہم اُسی کے فرمانبردار ہیں''۔(البقرۃ:۱۳۶)

7۔ ایسا ہی مضمون سورۃ اٰلِ عمران کی آیت ۸۴ میں بھی بیان ہوا ہے۔

ان آیاتِ کریمہ میں رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ جو کچھ حضرت محمد مصطفی ﷺ پر نازل ہوا اور

جو کچھ ان سے قبل انبیاء کرام پر نازل ہوا، اس وحی پر ایمان رکھا جائے۔{اُنْزِلَ} اور {اُوْتِیَ} ماضی کے صیغے ہیں یعنی جو کچھ ان کی طرف نازل ہوا اور جو کچھ انہیں دیا گیا یعنی کتب یا صحیفے۔

ان آیات میں مستقبل میں کسی نئے آنے والے نبی پر ایمان لانے کا حکم مذکور نہیں ہے۔قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو تشریف لائیں گے، وہ سابقہ انبیاء میں شامل ہیں۔اور شاید اسی حکمت کی بناء پر رب تعالیٰ نے ان کا نام مذکورہ آیات میں بطورِ خاص ذکر فرما کر ان کی امتیازی حیثیت بیان فرمائی ہے۔یہ آیات بھی ختمِ نبوت کے عقیدے پر بڑی واضح دلیل ہیں۔

8۔ {کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ}

''یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف''۔(الشوریٰ:۳)

9۔ {وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ}

''اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف''۔(الزمر:۶۵)

ان آیات مبارکہ میں بھی واضح طور پر وحی کی دو قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک وہ وحی جو رسولِ معظم نورِ مجسم ﷺ کی طرف کی گئی اور دوسری وہ وحی جو آپ سے پہلے نبیوں کی طرف کی گئی۔اگر آپ کے بعد کوئی وحی آنا ممکن ہوتی تو اس وحی کا بھی ذکر کیا جاتا۔چونکہ وحی کے بغیر نبوت ثابت نہیں ہو سکتی خواہ وہ نبوت شریعت کے ساتھ ہو یا شریعت کے بغیر۔پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نہ کوئی وحی ہے اور نہ نبی۔

10۔{وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ م بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ}

''اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا، اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور اُن رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے، اُن کا نام احمد ہے''۔(الصّف:٦)

اس آیت مقدسہ سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کی اور پھر اُس رسول کے آنے کی خوشخبری سنائی جو اُن کے بعد آنے تھے جن کا اسمِ گرامی احمد ہے۔ اگر بالفرض سیدنا احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفی ﷺ کے بعد بھی کسی نبی کو آنا ہوتا تو وہ اس کا بھی اعلان فرماتے مگر ایسا ہرگز نہیں ہوا۔

پھر اگر خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کو آنا ہوتا تو حضور ﷺ ہی اس کا اعلان فرمادیتے جبکہ ایسا بھی ہرگز نہیں ہوا۔ ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ آنے کی آپ نے خبر دی ہے۔ یہ آیت بھی حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کی عمدہ دلیل ہے۔

11۔{قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا }

''تم فرماؤ، اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں''۔

(الاعراف:١٥٨، کنز الایمان)

12۔{وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا }

''اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے''۔(سبا:٢٨، کنز الایمان)

13۔{وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا}

''اور (اے محبوب!) ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا اور اس کا گواہ اللہ کافی ہے''۔(النساء:٧٩)

ان آیاتِ مبارکہ میں {النَّاس} سے مراد تمام لوگ ہیں۔ وہ جو اُس وقت موجود تھے اور وہ بھی جو قیامت تک پیدا ہونگے، حضور ﷺ سب انسانوں کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں۔ آپ کی رسالت کا عام ہونا اور قیامت تک جاری رہنا آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔

اگر بالفرض آپ کے بعد کسی اور نبی یا رسول کا آنا ممکن مانا جائے تو پھر بعض لوگوں کے لیے وہ نبی یا رسول ہوگا اور آپ ان لوگوں کے لیے رسول نہ رہیں گے۔ اس طرح یہ آیات غلط ہو جائیں گی (معاذ اللہ) اور قرآن کا جھوٹا ہونا محال و ناممکن ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال و ناممکن ہے۔

14۔ {وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ}

اس آیت مقدسہ میں واضح بیان ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اگر آپ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن ہوتا تو پھر اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا جو لوگوں کے لیے نجات و رحمت کا سبب ہوتا، اس طرح حضور ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت نہ رہتے۔

نیز اگر رحمت عالم ﷺ پر ایمان نجات کے لیے کافی نہ ہو تو یہ آپ کی تمام عالمین کے لیے رحمت ہونے والی خصوصیت کے منافی ہوگا جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ پس آپ کا رحمۃ اللعالمین ہونا آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔

15۔ {تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا}

''بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو''۔ (الفرقان: ۱، کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں آقا و مولیٰ ﷺ کا یہ وصف بیان ہوا کہ آپ سارے جہانوں کے لیے ڈرسنانے والے ہیں۔ یہ آیت بھی ختمِ نبوت کے عقیدے پر واضح دلیل ہے کہ اگر کسی اور نبی کی آمد تسلیم کی جائے تو پھر بعض لوگوں کے لیے وہ ڈرسنانے والا ہوگا اور حضور ﷺ سارے جہانوں کے لیے ڈرسنانے والے نہ رہیں گے، جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔پس کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں۔

16۔{وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ}

''اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو یہ پہنچے''۔(الانعام:۱۹،کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ قرآن کریم سے ڈرسنانا صرف ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو زمانۂ نبوی میں موجود تھے۔ بلکہ قیامت تک کے آنے والے لوگوں تک عذاب سے ڈرانے کا یہ پیغام پہنچانا ایمان والوں کی ذمہ داری ہے۔اب نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نئی وحی،لہٰذا یہ قرآن پاک ہی قیامت تک کے لوگوں کے کے لیے ہدایت ونجات کا ذریعہ ہے۔

17۔{وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ}

''اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے اُن کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا''۔

(اٰلِ عمران:۸۱،کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ سے چند باتیں واضح ہیں۔

اول: یہ کہ یہ خطاب ہر نبی سے فرمایا گیا۔ دوم: یہ کہ جس عظیم الشان رسول کی تائید ونصرت کا تمام انبیاء کرام سے عہد لیا گیا، اس کا تمام نبیوں کے بعد میں آنا ضروری ہوا۔ { ثُمَّ } کا لفظ اس پر واضح دلیل ہے۔

لہٰذا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جتنے سچے نبی ہونگے، وہ خاتم الانبیاء ﷺ سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے ہونگے۔ اور جو کوئی خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ ضرور جھوٹا ہوگا۔ قادیانی کہتے ہیں کہ تم دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا مانتے ہو تو یہ بھی تو ختمِ نبوت کے خلاف ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت دنیا میں حضور ﷺ سے پہلے ظاہر ہوئی، اس لیے ان کا حضور ﷺ کے بعد دوبارہ آنا اس آیت کے خلاف نہیں۔

اس مسئلہ کو یوں سمجھ لیجیے کہ شبِ معراج میں مسجدِ اقصیٰ میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اپنے حقیقی اجسام کے ساتھ جمع ہوئے اور انہوں نے امام الانبیاء ختم الرسل ﷺ کی امامت میں نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ جب کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے تشریف لانے سے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں آیا تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کیوں فرق آئے گا!

اصل بات یہی ہے کہ تمام انبیاء کرام حضور ﷺ سے قبل اپنی نبوتوں کا اعلان فرما چکے تھے، اور آپ نے آکر اُن کی نبوتوں کی تصدیق فرمائی۔ اب اگر کسی رسول کا آنا ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ یہ وہی آخری رسول ہو جس کے متعلق تمام نبیوں سے عہد لیا گیا اور جو تمام نبیوں کی تصدیق کرے، اور یہ قطعاً باطل اور محال ہے۔ پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ

سب نبیوں میں آخری نبی اور رسول ہیں۔

18۔{وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْ ءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ}

''اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو''۔(النحل:۸۹، کنزالایمان)

یہ آیت مبارکہ ختم نبوت کے عقیدہ پر لاجواب دلیل ہے۔قرآن مجید میں ہر چیز کا روشن بیان ہے مگر اس میں خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا کوئی ذکر نہیں۔

19۔{مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْ ءٍ}

''ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا''۔(الانعام:۳۸)

''یعنی جملہ علوم اور تمام مَا کَان وَمَا یکون (جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا) کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے''۔(خزائن العرفان)

اس مضمون کی قرآن مجید میں متعدد آیات موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن عظیم میں ہر چھوٹی بڑی چیز کا واضح بیان ہے اور سورۃ البقرۃ میں یہ فرمایا گیا،

20۔{وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ}

''اور (یہ رسول) تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتے ہیں اور تمہیں وہ سکھاتے ہیں جس کا تمہیں علم نہ تھا''۔(البقرۃ:۱۵۱)

اس سے ثابت ہوا کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ کی صورت میں امت کو دین کا ضروری علم عطا فرما دیا۔ یہانتک کہ بخاری و مسلم کی بعض احادیث میں مذکور ہے کہ غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ نے قیامت تک آنے والے تمام فتنوں کا بھی ذکر

فرمادیا نیز ایک نشست میں تمام جنتیوں اور جہنمیوں کے نام بھی بیان فرمادیے۔(بخاری کتاب الفتن)

اب سوال یہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی نیا نبی آئے گا تو کیا وہی علوم لوگوں تک پہنچائے گا جو آقا ومولیٰ ﷺ پہلے ہی ارشاد فرما چکے اور جو ائمہ دین سکھاتے آرہے ہیں۔اگر جواب ہاں میں ہے تو اُس نئے نبی کا آنا بیکار رہوا۔اور اللہ تعالیٰ بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ اگر کوئی کہے کہ وہ نیا نبی ایسے علوم لائے گا جو قرآن میں نہیں ہیں تو پھر(معاذ اللہ) یہ آیت کاذب ٹھہرے گی اور قرآن عظیم کا جھوٹ ہونا محال ہے۔پس لازم آیا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا محال ہے۔

21۔{یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ}

’’اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا، اور اُن کا جو تم میں حکومت والے ہیں‘‘۔(النساء:۵۹،کنزالایمان)

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کے بعد اسلامی حکومت کے سربراہ کی اطاعت کا حکم دیا ہے جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے۔یہ بھی واضح رہے کہ مسلمان حاکم کی اطاعت نہ کرنا گناہ ہے، کفر نہیں مگر نبی کی نبوت کا انکار کفر ہے۔اگر خاتم النبیین کے بعد بھی کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو یقیناً قطعی طور پر واضح انداز میں اس کی اطاعت کا بھی ذکر کیا جاتا۔

کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک مسلمان حاکم کی اطاعت کا تو اس قدر واضح انداز میں حکم ارشاد فرمادے اور ایک آنے والے ’’نبی‘‘ کی اطاعت کا کوئی ذکر ہی نہ فرمائے کہ جس کا انکار کرنے والے کافر ہو سکتے تھے۔ثابت ہوا کہ آقا ومولیٰ ﷺ کے بعد

قیامت تک کسی نئے نبی کا آنا ممکن ہی نہیں۔

22۔{اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا}

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا''۔(المائدہ:۵، کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں واضح طور پر فرما دیا گیا کہ تمہارے لیے اسلام کو بطور دین مکمل کر دیا گیا۔اب تمہارے پاس اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات آ چکا ہے جس کے بعد کسی نئے قانون اور نئی شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔''نعمت'' سے مراد نبوت یا وحی ہے۔یعنی تم پر نبوت تمام کر دی۔پس اب کسی نئے نبی کی آمد ممکن نہیں۔

قیامت تک کے تمام مسائل کا حل دینِ اسلام میں موجود ہے۔جب دین مکمل کر دیا گیا اور قیامت تک کسی نئے دین کی ضرورت نہیں تو پھر کسی نئے نبی کی ضرورت کیونکر ہو سکتی ہے۔پس کوئی نیا نبی ماننا اس آیت کا انکار کرنا ہے۔

23۔{وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ یُدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ وَمَنۡ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبۡہُ عَذَابًا اَلِیۡمًا}

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے، اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں، اور جو پھر جائے گا، اُسے دردناک عذاب فرمائے گا''۔

(الفتح:۱۷، کنزالایمان)

اس مضمون کی قرآن مجید میں درجنوں آیات موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت

کرے، اللہ کریم اسے جنت عطا فرمائے گا۔ یہ بھی ارشاد ہوا،

24۔{قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ }

''اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا''۔(اٰلِ عمران:۳۱)

اس ایمان افروز آیت میں واضح لفظوں میں فرمادیا گیا کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ کی اتباع کرے گا، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔گویا نجات موقوف ہے خاتم الانبیاء ﷺ کی محبت واطاعت پر۔اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ'' مجھے نہ ماننے والے کافر اور جہنمی ہیں''۔(جیسا کہ مرزا کذاب نے جا بجا لکھا)

اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ایک یہ کہ اس کذاب کا دعویٰ درست مان لیا جائے، یہ ناممکن ہے۔کیونکہ اس صورت میں قرآن مجید(معاذ اللہ) جھوٹا قرار پائے گا کہ اس نے بتایا،نجات نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہے اور ایسے لوگوں کے لیے جنت کا وعدہ ہے جبکہ نجات مرزا کذاب کی اطاعت میں تھی، اس کا ذکر ہی نہ کیا،اور مسلمان قرآن وحدیث پر عمل کر کے جہنمی ہوتے چلے گئے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کو(معاذ اللہ) دھوکہ دینا لازم آئے گا جو کہ قطعی طور پر محال وناممکن ہے۔

لامحالہ دوسری صورت ہی حق ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے، اس کی کتاب سچی ہے، اس کے پیارے رسول ﷺ سچے ہیں اور مرزا قادیانی دجال اور جھوٹا ہے۔آقا و مولیٰ ﷺ کی محبت واطاعت میں نجات ہے اور آپ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں۔

25۔ {وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِـعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا }

’’اور جو حق راستہ واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے، اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے، کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی‘‘۔(النساء:۱۱۵)

اس آیت کریمہ میں فرما دیا گیا کہ حق راستہ وہی ہے جو رسول معظم ﷺ بتائیں اور جس پر مسلمان گامزن ہوں۔کثیر احادیث گواہ ہیں کہ آقا کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔صحابہ، تابعین، تبع تابعین سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ظلی نہ بروزی۔

جو لوگ ’’ختم نبوت‘‘ کے عقیدے کا انکار کریں گے وہ اس آیت مقدسہ کی رُو سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے اور جہنم بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

ختمِ نبوت اور ائمہ لغت:

نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کے الفاظ کو جس طرح تلاوت فرمایا ہے، اس فن کا نام علمِ قرأت ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے امت تک پہنچا ہے۔لفظ {خاتم} کو آقا و مولیٰ ﷺ نے دو طرح تلاوت فرمایا ہے۔

۱...... {خاتَم} یعنی تاء پر زبر(فتح) کے ساتھ، اور

۲...... {خاتِم} یعنی تاء پر زیر(کسرہ) کے ساتھ۔

اگر {خاتَم} پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں کہ آپ آخری ہیں اور آپ کے ذریعے سے انبیاء کی آمد پر مہر لگا کر یہ سلسلہ بند کر دیا گیا۔

اور اگر {خاتِم} پڑھا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ سب نبیوں کے آخر میں

تشریف لائے اور آپ نے انبیاء کے آنے کا سلسلہ ختم کردیا۔ گویا جس طرح بھی پڑھا جائے، معنیٰ ''آخری نبی'' ہی بنتا ہے۔

عقیدے کے ثبوت کے لیے لغت کی ضرورت نہیں ہوتی، صرف کتاب وسنت کی راہنمائی کافی ہوتی ہے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید کے الفاظ کے وہی معانی ہیں جو صاحبِ قرآن، رسولِ معظم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں، البتہ قرآن سمجھانے کے لیے لغت کے حوالے تائید کے طور پر پیش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

چونکہ مرزائی لفظ ''خاتم'' کا خودساختہ معنیٰ کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اس لیے ہم ان ائمہ لغت کے اقوال پیش کریں گے جو قادیانی فتنے کے ظاہر ہونے سے کئی سو سال پہلے گزرے ہیں تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ان علماء نے مذہبی تعصب کی وجہ سے یہ معانی لکھے ہیں اور شاید یہ حوالہ جات کسی منصف مزاج، حق کے متلاشی کے لیے ہدایت کا ذریعہ بن جائیں۔

1۔ لغت کے امام، علامہ حماد بن اسماعیل الجوہری (م ۳۹۳ھ) لکھتے ہیں،

{خَتَمَ اللّٰہُ لَہٗ بِخَیْرٍ} ''اللہ اُس کا خاتمہ بالخیر کرے''۔............

{اَلْخَاتِمُ وَ الْخَاتَمُ بِکَسْرِ التَّاءِ وَ فَتْحِھَا وَ الْخِتَامُ وَ الْخَاتَامُ کُلُّہٗ بِمَعْنًی وَ خَاتَمَۃُ الشَّیْءِ اٰخِرُہٗ}

''یعنی خاتِم، خاتَم، ختام اور خاتام سب کے معنیٰ ایک ہی ہیں اور کسی چیز کے خاتمہ سے مراد اُس چیز کا آخر ہے''۔ (الصحاح: مادہ ختم)

2۔ لغت کے ماہر، علامہ راغب اصفہانی (م ۵۰۶ھ) لکھتے ہیں،

{خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ...... لِاَنَّہٗ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ اَیْ تَمَّمَھَا بِمَجِیْئِہٖ}

’’یعنی آپ خاتم النبیین اس لیے ہیں کہ آپ نے تشریف لاکر نبوت ختم کردی یعنی مکمل فرمادی‘‘۔(مفردات الفاظ القرآن: ۱۴۴)

3۔ لغت کے ایک اور امام، علامہ ابن منظور مصری (۷۱۱ھ) رقمطراز ہیں،

{خِتَامُ الْوَادِیْ: اَقْصَاہُ وَ خِتَامُ الْقَوْمِ وَ خَاتِمُھُمْ وَ خَاتَمُھُمْ اٰخِرُھُمْ}

’’وادی کے آخری کنارے کو خِتَامُ الْوَادِیْ کہتے ہیں۔ خِتام، خاتِم اور خاتَم کا معنی ہے قوم کا آخری فرد‘‘۔

مزید لکھتے ہیں، {وَ مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ... وَالْخَاتِمُ وَ الخَاتَمُ مِنْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ ﷺ ...وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَیْ اٰخِرُھُمْ}

’’(اسی طرح) سیدنا محمد ﷺ خاتَم الانبیاء ہیں......خاتِم اور خاتَم نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہیں......خاتم النبیین کا معنی ہے سب نبیوں میں آخری‘‘۔

(لسان العرب ج ۴: ۲۵)

ان معانی کی تائید میں اہلِ تفسیر اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں،

{خِتٰمُہٗ مِسْکٌ} (سورۃ المطففین: ۲۶)

علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں،

{اَیْ اٰخِرُہٗ وَ عَاقِبَتُہٗ مِسْکٌ} مفہوم یہ ہے کہ جنتیوں کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

اگر اس کا معنی یہ کیا جائے کہ اس مشروب پر کستوری کی مہر لگی ہوئی ہے تب بھی حرج نہیں جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے۔ {خَتَمَ} کا ایک معنی مہر لگانا ہم بھی پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ سورۃ البقرۃ کی آیت ۷ ملاحظہ فرمائیں۔

{خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ} ''اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی''۔

علامہ ابن منظور، لسان العرب میں لکھتے ہیں، ''{خَتَمَ} اور {طَبَعَ} کے لغت میں ایک ہی معنی ہیں اور وہ یہ کہ کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ کر مضبوطی سے بند کردینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کا داخل ہونا ممکن نہ رہے''۔

مرزائیوں کا باطل استدلال:

مرزائی یہ باطل استدلال پیش کرتے ہیں کہ {خاتَمْ} کا معنی مہر لگانے والا ہے لہٰذا حضور ﷺ جس کی نبوت پر مہر لگا دیں وہ نبی ہو جاتا ہے۔ پس آپ نے مرزا (کذاب) کی نبوت پر مہر لگادی۔ {جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو}

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ مذکورہ آیت میں خاتم النبیین کا معنیٰ ''آخری نبی'' ہے۔ اگر بالفرض دوسرا معنی بھی مراد لیا جائے تو مرزائیوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ کم فہم مہر سے کسی افسر کی یا ڈاک والی مہر سمجھے کہ جیسے کسی کاغذ یا لفافے پر مہر لگائی اور اسے آگے بھیج دیا ۔حالانکہ اس مہر سے مراد کسی چیز کو (SEAL) یا بند کرنا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ پہلے زمانے میں بادشاہ وغیرہ اپنے خطوط کو کسی کپڑے کی تھیلی میں رکھ کر اسے سربمہر کروا دیتے تھے تا کہ کوئی اس میں ردوبدل نہ کر سکے۔ اگر کوئی ایسا کرنا چاہے تو اسے پہلے مہر توڑنا پڑے گی اور جب وہ مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا اور سزا پائے گا۔

اب اگر ''خاتم'' کا معنی مہر کیا جائے تو خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہوگا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرما کر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم فرما دیا اور اس پر مہر لگا دی تا کہ کوئی دجال اور

کذاب، انبیاء کے سلسلے میں داخل نہ ہو سکے۔ اب جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ گویا ختمِ نبوت کی اس مہر کو توڑے گا، اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ پھر وہ دنیا میں ذلیل ورسوا ہوگا اور آخرت میں جہنم کا ایندھن بنے گا۔

قرآن سے باطل استدلال:

اب ہم بعض آیات کا ذکر کریں گے جنہیں قادیانی مرزائی اپنے باطل عقیدے کی دلیل کے طور پر پیش کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

1۔ {وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡهِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا}

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے، تو اسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل وانعام کیا یعنی انبیاء اور صدیقین' اور شہداء اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں''۔ (النساء:٦٩)

مرزائی کہتے ہیں کہ ہم نمازوں میں دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں کی راہ چلا جن پر تو نے انعام کیا۔ اور وہ انعام یافتہ بندے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ اللہ بندوں کی دعا قبول نہ کرے لہٰذا کسی کی دعا قبول کر کے اسے صالح بنا دیا جاتا ہے، کسی کو شہید، کسی کو صدیق اور کسی کو نبی (معاذ اللہ)۔

یہ قرآن مجید کے مفہوم میں بدترین تحریف ہے۔ آیت مبارکہ سے تو واضح ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے ان چاروں مقربین کی یا ان میں سے بعض کی رفاقت ومعیت حاصل ہوتی ہے، اور یہ بڑا اعزاز ہے۔

بعض قادیانی یہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزا جی نے اتنی عبادت کی کہ وہ نبی بن گئے (معاذ اللہ)۔یہ خیال بھی باطل ہے۔کیا کوئی قادیانی،مرزا کذاب کی عبادت کا سیدنا ابوبکر صدیق ، سیدنا عمر فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضی اور دیگر صحابہ ﷺ کی عبادت سے موازنہ کرسکتا ہے؟

صحابہ کرام ،تابعین اوراولیاء اللہ نے تمام عمر اخلاص سے عبادت کی، اسکے باوجود کسی کے ذہن میں نبوت کا دعویٰ کرنے کا فاسد خیال نہ آیا بلکہ سب نے آقا ومولیٰ ﷺ کا امتی ہونا ہی اعزاز سمجھا تو پھر مرزا کذاب کی کیا اوقات ہے؟؟

اگر یہ مان لیا جائے کہ آدمی جس کی راہ پر چلتا ہے وہی بن جاتا ہے تو پھر اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے؟ {صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ اللّٰہِ} کیا اللہ کی راہ پر چلنے والے خدا بن سکتے ہیں؟ رب تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق دے، آمین۔

2۔ {هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ}

”وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔اوران میں سے اوروں کو بھی (پاک کرتے ہیں) جوان اگلوں سے نہ ملے“۔(الجمعۃ:۲،۳)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ”اور نبی بھی آئیں گے جو ابھی ان سے نہیں ملے“۔یہ بھی بدترین تحریف ہے۔

جواباً تین باتیں عرض ہیں۔

اول: {مِنۡهُمۡ} کی ضمیر {الۡاُمِّيّٖنَ} کی طرف لوٹتی ہے۔ اگر قادیانیوں کے بقول {اٰخَرِيۡنَ} سے مراد نبی ہیں تو پھر ان نبیوں کو اہلِ عرب سے ہونا چاہیے۔اس طرح مرزا کذاب کا مسئلہ تو پھر بھی حل نہیں ہوگا کیونکہ وہ {مِنۡهُمۡ} نہیں ہے۔

دوم: {اٰخَرِيۡنَ} تو جمع ہے۔ اگر تمہارے نزدیک {اٰخَرِيۡنَ} سے مراد نبی ہیں تو پھر چودہ سو سال میں صرف ایک مرزا قادیانی ہی کیوں؟

سوم: یہ آیت مرزا قادیانی کے دعویٔ نبوت کا جھوٹ اور باطل ہونا ثابت کر رہی ہے۔ وہ اس طرح کہ اس میں ذکر ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے زمانے کے لوگوں کے بھی رسول ہیں اور اُن لوگوں کے بھی جو اُن کے بعد میں آئیں گے۔اب اگر کوئی یہ کہے کہ آپ کے بعد بھی کسی رسول کا آنا ممکن ہے تو پھر اس نئے رسول پر ایمان لانے والوں کے لیے آپ ﷺ رسول نہیں ہونگے جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں،کوئی رسول نہیں۔

3۔ {اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ}

”اللہ چُن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے“۔(الحج:۷۵)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں {يَصۡطَفِىۡ} فعل مضارع ہے۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ آئندہ بھی رسول چنتا رہے گا۔

اس کا تحقیقی جواب تو یہ ہے کہ یہ آیت اُن کفار کے رد میں نازل ہوئی جنھوں نے کسی بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا۔ مستقبل کے معنی یہاں اس لیے نہیں لیے جاتے کہ ختمِ نبوت والی آیات ایسا کرنے سے مانع ہیں۔

الزامی جواب یہ ہے کہ تم یہ مانتے ہو کہ تشریعی نبوت حضور ﷺ پر ختم ہو چکی اور آپ کے بعد تشریعی نبی آنا ممکن نہیں۔اسی لیے تم مرزا کو غیر تشریعی نبی کہتے ہو۔تم یہ بتاؤ کہ اگر تمہاری بات مان لی جائے تو پھر ہر قسم کی نبوت کا جاری رہنا ثابت ہو جائے گا جو تمہارے مذہب کے بھی خلاف ہے۔اب تمہارا کیا جواب ہے؟

اب تم یہی کہو گے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں،اس بناء پر {یَصۡطَفِیۡ} میں مستقبل کے معنی تشریعی نبوت کے متعلق نہیں لیے جائیں گے۔ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نبوت عطا ہوتی تھی وہ تشریعی ہی تھی۔تم جو ظلی اور بروزی کی تقسیم کرتے ہو،قرآن وحدیث میں ان کا کہیں ذکر نہیں۔

4۔ {وَّاَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا}

''اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا''۔(الجن:۷،کنزالایمان)

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ختمِ نبوت کا عقیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ تمہاری طرح پہلے لوگوں کا بھی گمان تھا کہ اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا مگر اس نے رسول بھیجے۔

جواباً عرض ہے کہ اس آیت کا سیاق وسباق ہی دیکھ لیا ہوتا تو شاید اس قدر تحریف کی جرأت نہ ہوتی۔یہ سورۃ الجن کی ساتویں آیت ہے۔اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے نبی کریم ﷺ کا قرآن کریم تلاوت کرنا سنا اور ایمان لائے۔ان جنوں نے اپنی قوم سے جو گفتگو کی،یہ آیت اس کا حصہ ہے۔

وہ مومن جن اپنی قوم سے کہہ رہے ہیں:انہوں نے یعنی کفارِ قریش نے گمان کیا کہ اللہ

ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا جیسا کہ اے جنات! تمہیں بھی گمان ہے۔تمہارا گمان غلط ہے۔حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نبوت حق ہے۔پھران جنوں نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے دلائل وشواہد بیان کیے جن کا اگلی آیات میں ذکر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے رد میں نازل ہوئی جو حضور خاتم النبیین ﷺ سے پہلے نبیوں کو آخری نبی سمجھتے تھے۔جب قرآن مجید نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین فرمادیا تو اب آپ آخری نبی ہیں،آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ظلی نہ بروزی۔

5۔ {وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ o فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ o}

''اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے،تو ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے ،پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیتے ،پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا''۔

(الحاقۃ:۴۴-۴۷)

قادیانی ان آیات کی آڑ لیکر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی سچا نبی نہ ہوتا اور اللہ تعالٰی کی طرف غلط وحی منسوب کرتا تو ان آیات کے مطابق اس کی شہ رگ کاٹ دی جاتی اور اللہ تعالٰی اسے اُسی وقت ہلاک کر دیتا۔چونکہ ایسا نہیں ہوا لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا سچا نبی تھا (معاذ اللہ)۔

پہلے ان آیات کا سیاق وسباق دیکھ لیجیے۔خاتم الانبیاء ﷺ کی وحی سن کر کفار کبھی یہ کہتے کہ یہ شاعر یا کاہن ہیں اور کبھی کہتے کہ اپنی طرف سے باتیں گھڑ کر انہیں اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ان آیات سے پچھلی آیات میں حضور ﷺ کے شاعر اور کاہن ہونے کی نفی فرمائی گئی اور ان آیات میں فرمایا گیا کہ ہمارا نبی ہمارے کلام میں کسی قسم کی ملاوٹ

نہیں کرتا۔اگر بالفرضِ محال وہ کوئی بات اپنی طرف سے ہماری طرف منسوب کردے تو ہم اسی وقت اس کی شہ رگ کاٹ دیں۔

اب حقیقت واضح ہوگئی کہ یہ آیات سچے نبی کے لیے ہیں، جھوٹا تو ہوتا ہی جھوٹا ہے۔وہ نبوت کا دعویٰ کرے یا خدائی کا، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔کیا فرعون اور نمرود نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا؟ کیا مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کے جھوٹے دعوی نہیں کیے؟ ان میں سے کس کی شہ رگ کاٹی گئی۔اسی طرح مرزا کذاب کو بھی ڈھیل دی گئی۔ یہ الگ بات ہے کہ مذکورہ جھوٹوں کی طرح مرزا کذاب کی موت بھی عبرت ناک ہوئی۔ بیشک رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔